قرآن میں تدبر (غور و فکر)

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا (۸۲)

کیا یہ لوگ قرآن میں تدبر (غور و فکر) نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔(النساء: 82)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تدبر کرنے کا حکم دیا ہے۔

یہاں تدبر سے مراد ہے:

- کتاب اللہ کے معانی میں غور و فکر کرنا۔(ترجمہ و تفسیر کے ذریعہ)
- اور اس کے مبادی نتائج و عواقب اور اس کے لوازم میں گہری نظر سے سوچنا۔

قرآن مجید میں تدبر (غور و فکر) کے فوائد و ثمرات

- ✓ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تدبر تمام علوم و معارف کی کنجی ہے۔
- ✓ ہر بھلائی اسی کے ذریعے سے حاصل کی جاتی ہے۔
- ✓ اور تمام علوم کا استخراج اس سے کیا جاتا ہے۔
- ✓ کتاب اللہ ہی سے قلب میں ایمان کا اضافہ ہوتا ہے اور شجرہ ایمان جڑ پکڑتا ہے۔
- ✓ کتاب اللہ ہی رب معبود کی معرفت عطا کرتی ہے، اس معرفت سے نوازتی ہے کہ رب معبود کی صفات کمال کیا ہیں اور وہ کون سی صفات نقص سے منزہ ہے۔
- ✓ کتاب اللہ اس راستے کی معرفت عطا کرتی ہے جو رب معبود تک پہنچاتا ہے نیز اس راستے پر چلنے والے لوگوں کی معرفت سے نوازتی ہے اور ان نعمتوں کا ذکر کرتی ہے جو رب رحیم کی خدمت میں حاضر ہونے پر عطا ہوں گی۔

✓ کتاب اللہ بندے کو اس کے دشمن کی معرفت عطا کرتی ہے ایسا دشمن جو حقیقی دشمن ہے۔

✓ ان راہوں کی نشاندہی کرتی ہے جو انسان کو عذاب کی منزل تک پہنچاتی ہیں۔

✓ ان راہوں پر چلنے والے لوگوں کی معرفت عطا کرتی ہے۔

✓ نیز آگاہ کرتی ہے کہ اسباب عقاب (سزا پانے کے گناہ) کے وجود پر ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔

✓ بندہ مومن کتاب اللہ میں جتنا زیادہ غور و فکر کرے گا اتنا ہی زیادہ اس کے علم و عمل اور بصیرت میں اضافہ ہو گا۔

قرآن کے نزول کا مقصد:

✓ اس لئے اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ میں تدبر و تفکر کا حکم اور اس کی ترغیب دی ہے اور آگاہ فرمایا کہ قرآن عظیم کو نازل کرنے کا مقصد بھی یہی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ (۲۹) یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی جو بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں تدبر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت پکڑیں۔(ص 29)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا (۲٤) کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟ (محمد 24)

یقین کا درجہ:

✓ کتاب اللہ میں تدبر کا فائدہ ہے کہ بندہ مومن اس کے ذریعے سے درجہ یقین تک پہنچ جاتا ہے اور اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے کیونکہ اسے صاف نظر آتا ہے کہ یہ کلام ایک دوسرے کی تصدیق اور موافقت کرتا ہے۔

قرآن مجید کی خصوصیت:

✓ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر احکام اور اخبار کا اعادہ کیا جاتا ہے مگر ہر مقام پر وہ ایک دوسرے کی تصدیق اور موافقت کرتے ہیں ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کرتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کامل ہے اور ایک ایسی ہستی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس کے علم نے تمام امور کا احاطہ کر رکھا ہے اسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا: وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ﴿٨٢﴾ اگر یہ (قرآن) اللہ تعالی کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناوہ اس میں بہت اختلاف پاتے چونکہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے اس لئے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(سورہ نساء آیت 82- تفسیر سعدی)

شیخ عبد الرحمن بن عبد الکریم الاحمد العمری المدنی

(غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین)

03/12/2025